اُصُولُ الشّاشی رحمہ اللہ

فی اُصُولُ الفِقہ

اردو

اصول فقہ کی مشہور کتاب اصول الشاشی کا مستند اردو ترجمہ



تصنیف

حضرت علامہ نظام الدین شاشی

رحمۃ اللہ علیہ



ترجمہ

جناب مولانا محمد مشتاق احمد انبیٹھوی رحمہ اللہ

مکتبۃ العلم

اردو بازار، لاہور

(042) 37211788

اور عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت، معاذ بن جبل اور جوان کے درجہ کے ہیں، راضی ہوا اللہ ان سب سے۔ پس جب ان کی روایت رسول اللہ ﷺ تک صحیح اسناد سے ثابت ہو ان کی روایت پر عمل کرنا مقدم ہے۔ قیاس کو ان کے مقابلہ میں چھوڑ دینا چاہیے۔ اسی واسطے امام محمدؒ نے اس اعرابی کی حدیث کو روایت کیا جس کی آنکھ میں نقصان تھا۔ مسئلہ قہقہہ میں اور حکم دے دیا کہ جو نمازی بالغ بحالتِ نماز بلند آواز سے ہنسے اور قہقہہ کرے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور قیاس پر عمل نہیں کیا۔

اور امام محمدؒ نے مسئلہ محاذات میں حدیث تاخیر صفت مستورات کو روایت کیا، قیاس پر عمل نہیں کیا۔ مسئلہ محاذات یہ ہے کہ ایک صفت میں ایک نماز کی نیت سے بالغہ عورت اور مرد بلا حائل کسی چیز کے ایک دوسرے کے پاس کھڑے ہوں۔ اس صورت میں مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اور امام محمدؒ نے سلام کے بعد سجدۂ سہو کرنے کی حدیث روایت کر کے اس پر عمل کیا اور قیاس کو چھوڑ دیا۔ دوسری قسم کے راوی وہ ہیں جو حافظہ کے اچھے ہونے اور عادل ہونے میں تو مشہور ہیں مگر اجتہاد اور فتویٰ دینے کا درجہ نہ رکھتے ہوں جیسے ابی ہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما ہیں۔ ان جیسے راویوں کی روایت صحیح ہونے پر اگر وہ قیاس کے موافق ہے تو یقیناً اس پر عمل کرنا لازم ہے اور اگر قیاس کے مخالف ہے تو قیاس پر عمل کرنا بہتر ہوگا۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی: الوضوء مما مست النار: "آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو از سر نو کرنا چاہیے"۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے کہا: بھلا بتاؤ تو اگر تم گرم پانی سے وضو کرو تو پھر اس کے بعد اور وضو جدید کرو گے؟ ابو ہریرہؓ خاموش ہو گئے اور عبداللہ بن عباسؓ نے اس موقعہ پر قیاس ہی کو پیش کیا کیونکہ اگر اس باب میں ان کے پاس کوئی حدیث ہوتی تو اس کو پیش کرتے۔ اسی واسطے علماء حنفیہ نے مسئلہ مصراۃ میں قیاس کے مقابلہ میں حدیثِ ابی ہریرہؓ پر عمل نہیں کیا۔

عنوانات، فہرست، تسہیل،
کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ

اجمل الحواشی
علیٰ
اصول الشاشی

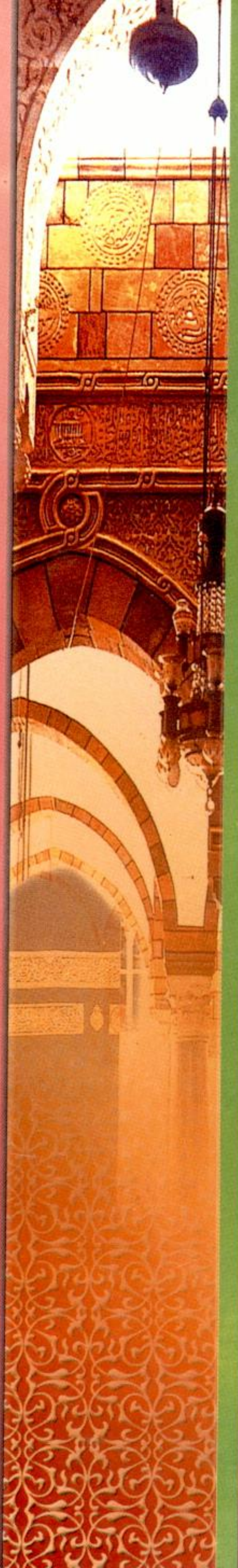
تالیف

حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈھوی
استاذ دار العلوم (وقف) دیوبند

تسہیل وعُنوانات

مولانا مُحمّد شفیق صاحب
فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارُالاِشاعت کراچی



اضافہ عنوانات، فہرست، تسہیل، کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ پہلی بار

اجمل الحواشی
علیٰ
اصول الشاشی

تالیف
حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈھوی
استاذ دار العلوم (وقف) دیوبند

تسہیل وعنوانات
مولانا محمد شفیق صاحب
فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

مِمَّامَسَّتْهُ النَّارُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍؓ اَرَأَيْتَ لَوْ تَوَضَّأْتَ بِمَاءٍ سَخِيْنٍ اَكُنْتَ تَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَسَكَتَ وَاِنَّمَا رَدَّهُ بِالْقِيَاسِ اِذْ لَوْ كَانَ عِنْدَهُ خَبَرٌ لَرَوَاهُ وَعَلٰى هٰذَا تَرَكَ اَصْحَابُنَاؒ رِوَايَةَ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ فِيْ مَسْئَلَةِ الْمُصَرَّاةِ بِالْقِيَاسِ.

ترجمہ:.........اور راویوں کی دوسری قسم وہ حضرات ہیں جو حفظ اور عدالت کے ساتھ معروف ہیں نہ کہ اجتہاد اور فتویٰ کے ساتھ جیسے ابو ہریرہؓ، انس بن مالکؓ۔ پس اگر ان جیسوں کی روایت تیرے پاس بطریق صحت پہنچ جائے پس اگر خبر قیاس کے موافق ہوگی تو اس پر عمل کے لازم ہونے میں کوئی خفاء نہیں ہے اور اگر خبر قیاس کے مخالف ہے تو قیاس پر عمل کرنا اولیٰ ہے اس کی مثال وہ ہے جس کو ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے کہ آگ نے جس چیز کو چھولیا (اس کے کھانے سے) وضو (واجب) ہوگا۔ پس ابن عباسؓ نے ابو ہریرہ سے کہا آپ بتایئے اگر آپ گرم پانی سے وضو کریں تو کیا آپ اس سے بھی وضو کریں گے پس ابو ہریرہ نے سکوت اختیار کیا اور ابن عباس نے قیاس سے حدیث ابی ہریرہ کو رد کر دیا اگر ابن عباس کے پاس حدیث ہوتی تو اس کو ضرور روایت کرتے۔ اور اسی بناء پر ہمارے علماء نے مصرات کے مسئلہ میں حدیث ابی ہریرہؓ کو قیاس کی وجہ سے ترک کر دیا۔

تشریح:.........راوی کی دو قسموں میں سے دوسری قسم یہ ہے کہ حدیث کے راوی ایسے حضرات صحابہ ہوں جن کا حفظ اور عدالت تو معروف اور مشہور ہو لیکن ان کا فقیہ اور مجتہد ہونا معروف اور مشہور نہ ہو جیسے حضرت ابو ہریرہؓ، انس بن مالکؓ، عقبہ بن عامرؓ ان حضرات کی حدیث کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر ان کی حدیث بطریق صحت ثابت ہو تو دیکھا جائے گا حدیث قیاس کے موافق ہے یا مخالف، اگر موافق ہے تو بلاشبہ حدیث پر عمل کیا جائے گا اور اگر مخالف ہے تو اس صورت میں قیاس پر عمل کرنا اولیٰ ہوگا مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جب ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی تو ابن عباسؓ نے کہا یہ بتایئے اگر آپ گرم پانی سے وضو کریں تو کیا دوبارہ سادہ پانی سے وضو کرنا واجب ہوگا۔ ابن عباسؓ کا منشاء یہ تھا کہ اگر آگ کو نقض وضو میں دخل ہے تو اگر کوئی باوضو آدمی دوبارہ گرم پانی سے وضو کر لے تو اسکا وضو ٹوٹ جانا چاہئے، یا وضو کرنے کے بعد گرم تیل لگائے تو اس کا وضو ٹوٹ جانا چاہئے حالانکہ اس صورت میں نقض وضو کے آپ بھی قائل نہیں ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے ابن عباسؓ کے قیاس کو سن کر سکوت اختیار کیا اور ابن عباسؓ نے ابو ہریرہ کی حدیث کو مخالف قیاس ہونے کی وجہ سے رد فرما دیا۔ صاحب اصول الشاشی فرماتے ہیں کہ اگر ابن عباسؓ کے پاس حدیث ابی ہریرہؓ کے مخالف کوئی حدیث ہوتی تو وہ اس موقعہ پر اس کو ضرور روایت کرتے کیونکہ حدیث کو حدیث کے ذریعہ رد کرنا اقویٰ ہے۔ پس حضرت ابن عباس کا کوئی حدیث روایت نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے پاس حدیث ابو ہریرہ کے خلاف کوئی حدیث نہیں ہے۔ الحاصل اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ غیر فقیہ کی حدیث اگر قیاس کے مخالف ہو تو اسکو رد کر دیا جائے گا اور قیاس پر عمل کیا جائے گا۔

صاحب اصول الشاشی فرماتے ہیں کہ اس ضابطہ پر کہ راوی حدیث صحابی اگر فقہ اور اجتہاد کے ساتھ معروف نہ ہو تو اس کی حدیث کو قیاس کی وجہ سے ترک کر دیا جائیگا۔ علماء احناف نے کہا کہ مصرات کے مسئلہ میں ابو ہریرہ کی حدیث کو قیاس کی وجہ سے ترک کر دیا جائے گا۔ حدیث مصرات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ مت روکو، پس جس نے ایسی اونٹنی یا بکری کو خریدا تو دودھ نکالنے کے بعد اس کو دو باتوں کا اختیار ہے اگر مشتری اس پر راضی ہو جائے تو اس کو روک لے اور اگر راضی نہ ہو تو اس کو واپس کر دے اور ایک صاع تمر واپس کر دے۔ تصریہ، کہتے ہیں جانور کے تھنوں میں دودھ روکنا۔ مصرات وہ جانور کہلاتا ہے جس کے

باسمه سبحانه وتعالیٰ

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّهُهُ فِی الدِّین (بخاری و مسلم)



اجودُ الحواشی

اُردو شرح

اُصولُ الشّاشی

اعرابِ عبارت وترجمہ، اصولِ فقہ کے مسائل کا خلاصہ تجزیہ عبارت کے عنوان سے تشریح عبارت کے تحت ائمہ کرامؒ کے اختلافی مسائل مع ادلّہ، فوائدِ نافعہ واعتراضات وجوابات

تالیف

حضرت مولانا محمد اصغر علی صاحب

استاذ الحدیث

جامعہ اسلامیہ عربیہ

مدنی ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْن (بخاری ومسلم)

اجود الحواشی

اُردو شرح

اُصول الشّاشی

اعراب عبارت وترجمہ، اصولِ فقہ کے مسائل کا خلاصہ تجزیہ عبارت کے عنوان سے
تشریح عبارت کے تحت ائمہ کرامؒ کے اختلافی مسائل مع ادلّہ، فوائدِ نافعہ واعتراضات وجوابات

تالیف

حضرت مولانا محمد اصغر علی صاحب

استاذ الحدیث

جامعہ اسلامیہ عربیہ

مدنی ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد پاکستان

اِخْتِلَافِ اَحْوَالِ الرُّوَاةِ قُلْنَا شَرْطُ الْعَمَلِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ اَنْ لَا يَكُوْنَ مُخَالِفًا لِكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْمَشْهُوْرَةِ وَ اَنْ لَا يَكُوْنَ مُخَالِفًا لِلظَّاهِرِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ "تَكْثُرُ لَكُمْ اَحَادِيْثُ بَعْدِيْ فَاِذَا رُوِيَ لَكُمْ حَدِيْثٌ فَاعْرِضُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَمَا وَافَقَ فَاقْبَلُوْهُ وَمَا خَالَفَ فَرُدُّوْهُ" وَتَحْقِيْقُ ذَالِكَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّؓ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَتِ الرُّوَاةُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ مُؤْمِنٌ مُخْلِصٌ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَرَفَ مَعْنٰى كَلَامِهٖ وَاَعْرَابِيٌّ جَاءَ مِنْ قَبِيْلَةٍ فَسَمِعَ بَعْضَ مَاسَمِعَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقِيْقَةَ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَعَ اِلٰى قَبِيْلَتِهٖ فَرَوٰى بِغَيْرِ لَفْظِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَغَيَّرَ الْمَعْنٰى وَهُوَ يَظُنُّ اَنَّ الْمَعْنٰى لَا يَتَفَاوَتُ وَمُنَافِقٌ لَمْ يُعْرَفْ نِفَاقُهٗ فَرَوٰى مَالَمْ يَسْمَعْ وَافْتَرٰى فَسَمِعَ مِنْهُ اُنَاسٌ فَظَنُّوْهُ مُؤْمِنًا مُخْلِصًا فَرَوَوْا ذَالِكَ وَاشْتَهَرَ بَيْنَ النَّاسِ فَلِهٰذَا الْمَعْنٰى وَجَبَ عَرْضُ الْخَبَرِ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْمَشْهُوْرَةِ

ترجمہ: اور راویوں کی دوسری قسم وہ ہے جو حفظ اور عدالت کے ساتھ مشہور ہوں نہ کہ اجتہاد اور فتوی کے ساتھ جیسے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انس بن مالکؓ، پس اگر ان جیسے راویوں کی روایت تیرے ہاں صحیح طور پر ثابت ہو جائے، پس اگر وہ خبر قیاس کے مطابق ہو تو اس پر عمل کے لازم ہونے میں کوئی خفا نہیں اور اگر وہ خبر قیاس کے مخالف ہو تو قیاس پر عمل کرنا اولیٰ ہے اس کی مثال وہ حدیث ہے جس کو حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے کہ وضو واجب ہوتا ہے اس چیز (کے کھانے پینے) سے جس چیز کو آگ نے چھوا ہو، تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا کہ آپ بتائیں کہ اگر آپ گرم پانی سے وضو کریں تو کیا آپ اس سے بھی وضو کریں گے پس حضرت ابو ہریرہؓ نے سکوت اختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے قیاس سے حدیثِ ابی ہریرہؓ کو رد کر دیا اور اگر ابن عباسؓ کے پاس کوئی حدیث ہوتی تو وہ اس کو ضرور روایت کرتے، اور اسی بنا پر ہمارے علماء نے مصراۃ کے مسئلے میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کو قیاس کی وجہ سے ترک کر دیا ہے اور راویوں کے احوال مختلف ہونے کے اعتبار سے ہم احناف نے کہا ہے کہ خبر واحد پر عمل کی شرط یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنتِ مشہورہ کے خلاف نہ ہو اور یہ کہ وہ ظاہر حال کے مخالف نہ ہو، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تمہارے پاس احادیث بہت زیادہ آئیں گی جب تمہارے سامنے مجھ سے کوئی حدیث روایت کی جائے تو تم اس حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کرو پس جو حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو اس پر عمل کرو اور جو کتاب اللہ کے مخالف ہو اس کو رد کر دو۔

اور راویوں کے اختلافِ احوال کی تحقیق اس روایت میں ہے جو حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ راوی تین قسم پر ہیں، پہلی قسم وہ مخلص مؤمن جس کو حضور اقدس ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی ہو اور اس نے آپ کے کلام کے معنی کو سمجھا، اور دوسری قسم وہ دیہاتی جو کسی قبیلہ سے آیا اور رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے کلام کی حقیقت کو نہیں سمجھا پھر قبیلہ کی طرف واپس چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے لفظوں کے علاوہ کے ساتھ روایت کیا پس معنی بدل گئے اور وہ خیال کرتا ہے کہ معنی تبدیل نہیں ہوئے، اور تیسری قسم وہ منافق جس کا نفاق معلوم نہیں تھا پس اس نے بغیر سنی ہوئی بات روایت کی اور جھوٹ بولا پھر اس سے کچھ لوگوں نے سنا اور اس کو مخلص مؤمن شمار کیا پس اس کو روایت کر دیا اور وہ روایت لوگوں کے درمیان مشہور ہو گئی پس اس معنی کی وجہ سے خبر واحد کو کتاب اللہ اور سنت مشہورہ پر پیش کرنا واجب ہے۔

ہے جو حکمتوں سے بھرا ہوا وہ خزانہ ہاتھ میں آ گیا
وہ رفیقِ درس ملا مجھے سبھی ہمسروں پہ جو چھا گیا

محقق و مدلل

نجوم الحواشی

شرح اردو

اصول الشاشی

تالیف
حسین احمد ہردواری مدرس دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ
اردو بازار۔ لاہور

ہے جو حکمتوں سے بھرا ہوا وہ خزانہ ہاتھ میں آگیا
وہ رفیقِ درس بلا مجھے سبھی ہمسروں پہ جو چھا گیا

محقّق ومدلّل

نجوم الحواشی

شرح اردو

اصول الشّاشی

حسب ہدایت
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا سید ارشد صاحب مدنی
استاذ حدیث و ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند

تالیف
حسین احمد ہردواری
مدرس دار العلوم دیوبند

ناشر
مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

اختیاری مطالعہ

مسلکِ امام مالکؒ، امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر خبر واحد قیاس کے مخالف ہو تو خبر واحد کو ترک کر دیا جائے گا اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ خبر واحد میں تو شبہات کثیرہ ہیں مثلاً راوی کو سہو ہو جانا یا اس سے غلطی سرزد ہو جانا یا اس کا کاذب ہونا اور قیاس میں صرف ایک شبہ ہے یعنی شبھۃ الخطاء اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس چیز میں صرف ایک ہی شبہ ہو وہ اس سے مقدم ہے جس میں شبہاتِ کثیرہ ہوں، لہٰذا قیاس جس میں فقط ایک شبہ ہے مقدم ہوگا، اس خبر واحد پر جو قیاس کے خلاف ہے اور اس میں شبہات کثیرہ موجود ہیں مگر ہماری دلیل اجماع صحابہ ہے کہ وہ حضرات حدیث کے سامنے اپنی رائے کو ترک فرما دیا کرتے تھے معلوم ہوا قیاس کے مقابلہ میں حدیث پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے، اسی بات سے ان متعصبین پر بھی رد ہو گیا جو امام صاحبؒ کو قیاسی کہتے ہیں حالانکہ امام صاحبؒ بجائے قیاس کے خبر واحد کو ترجیح دیتے ہیں، ویقال ان الخبر متیقن باصلہ وانما دخلتِ الشبھۃ فی نقلہ.

اللغۃ: سُوْءٌ آفت، کمی، ج اَسْوَاء القَيْ قَاءَ قَيْأً قے کرنا (ض) السھو مصدر نَصَرَ بھولنا۔

وَالْقِسْمُ الثَّانِي مِنَ الرُّوَاةِ هُمُ الْمَعْرُوْفُوْنَ بِالْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ دُوْنَ الْاِجْتِهَادِ وَالْفَتْوٰى كَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَاِذَا صَحَّتْ رِوَايَةُ مِثْلِهِمَا عِنْدَكَ فَاِنْ وَافَقَ الْخَبَرُ الْقِيَاسَ فَلَا خَفَاءَ فِي لُزُوْمِ الْعَمَلِ بِهٖ وَاِنْ خَالَفَهٗ كَانَ الْعَمَلُ بِالْقِيَاسِ اَوْلٰى مِثَالُهٗ مَارَوٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرَأَيْتَ لَوْ تَوَضَّأْتَ بِمَاءٍ سَخِيْنٍ اَكُنْتَ تَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَسَكَتَ وَاِنَّمَا رَدَّهٗ بِالْقِيَاسِ اِذْ لَوْ كَانَ عِنْدَهٗ خَبَرٌ لَرَوَاهُ وَعَلٰى هٰذَا تَرَكَ اَصْحَابُنَا رِوَايَةَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فِي مَسْئَلَةِ الْمُصَرَّاةِ بِالْقِيَاسِ.

ترجمہ

اور راویوں کی قسم ثانی (یعنی دوسری قسم کے راوی) وہ حضرات ہیں کہ جو حفظ (حافظہ کا اچھا ہونا) اور عدالت میں معروف ہوں نہ کہ اجتہاد وفتویٰ میں جیسے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انس بن مالکؓ پس جب ان دونوں حضرات جیسوں کی روایت تیرے پاس پہنچے تو اگر خبر، قیاس کے موافق ہو تو اس پر عمل کے لازم ہونے میں کوئی خفا نہیں ہے (یعنی حدیث پر عمل کرنا واجب ہے) اور اگر وہ خبر، قیاس کے خلاف ہو تو (اس صورت میں) قیاس پر عمل کرنا اولیٰ ہے اس خبر کی مثال جو قیاس کے مخالف ہو وہ حدیث ہے جس کو حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے کہ اس چیز (کے استعمال کرنے) سے وضو (واجب) ہے جس کو آنچ لگی ہو (یعنی جو چیز آگ پر پکائی گئی ہو جیسے روٹی، چائے وغیرہ) تو حضرت ابو ہریرہؓ سے حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ آپ یہ بتائیے کہ اگر آپ گرم پانی سے وضو کریں تو کیا آپ اس گرم پانی (کے استعمال) کی وجہ سے وضو جدید کریں گے پس حضرت ابو ہریرہؓ خاموش ہو گئے اور حضرت ابن عباسؓ نے حدیث ابو ہریرہؓ کو قیاس سے رد کیا ہے، اس لئے کہ اگر حضرت ابن عباسؓ کے پاس کوئی خبر ہوتی تو حضرت ابن عباسؓ اس خبر کو ضرور روایت کرتے وعلیٰ ھذا!

الخ اور اسی اصل (کہ اگر راوی فقہ واجتہاد میں معروف نہ ہو تو اس کی روایت کو قیاس کی وجہ سے ترک کر دیا جاتا ہے) کی بناء پر ہمارے اصحاب احناف نے مصراۃ کے مسئلہ میں حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کو قیاس کی وجہ سے ترک کر دیا ہے۔

تشریح: مصنفؒ نے اس سے قبل راوی کی دو قسمیں بیان کی تھیں، معروف اور مجہول، پھر معروف کی دو قسمیں ہیں جن میں سے قسم اول کا بیان تو گذر چکا ہے، اب یہاں سے مصنفؒ قسم ثانی کا بیان شروع کرر ہے ہیں، فرماتے ہیں کہ اگر راوی حافظہ اور عدالت میں تو معروف ہو مگر فقہ واجتہاد میں معروف نہ ہو، جیسے حضرت ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ وغیرہ تو ان جیسے حضرات کی روایت جب تجھ کو پہنچے تو دو حال سے خالی نہیں ہوگی یا تو وہ روایت قیاس کے موافق ہوگی یا قیاس کے مخالف، اگر قیاس کے موافق ہے تو اس پر عمل کے لازم ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے یعنی اس حدیث پر عمل کیا جائے گا اور اگر قیاس کے مخالف ہے تو اس صورت میں بجائے حدیث کے قیاس پر عمل کرنا بہتر ہوگا اس لئے کہ راوی کے غیر فقیہ ہونے کی صورت میں یہ احتمال ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد نہ سمجھا ہو اور روایت بالمعنی کر دی ہو جیسا کہ صحابہؓ کے درمیان روایت بالمعنی کرنے کا رواج تھا، لہٰذا راوی کے غیر فقیہ ہونے کی صورت میں بھی اگر قیاس پر عمل نہ کیا جائے تو پھر قیاس کا دروازہ بالکل ہی بند ہو جائے گا حالانکہ قیاس کا ثبوت قرآن سے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ اے عقل والو! تم عبرت حاصل کرو، یعنی دوسری چیزوں پر قیاس کر کے نصیحت حاصل کرو فَاعْتَبِرُوْا بمعنی قِيْسُوْا ہے نیز دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ نیز حدیث معاذؓ میں جس اجتہاد کا ذکر ہے اس سے مراد بھی قیاس ہی ہے۔

نوٹ: متن میں لفظ صَحَّتْ سے مراد مطلقاً بلوغ ہے نہ یہ کہ وہ روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحت کے ساتھ ثابت ہے، اب آپ حضرات غیر فقیہ راوی کی روایت کردہ حدیث کا ملاحظہ فرمائیں جو قیاس کے مخالف ہے اور اس کے راوی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں اور حدیث یہ ہے اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز کے کھانے سے وضو واجب ہے جس کو آگ نے چھوا ہو یعنی جو آگ پر پکائی گئی ہو، لہٰذا اس حدیث کی رو سے اگر کوئی باوضو شخص روٹی تناول کر لے یا چائے پی لے یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز کھا لے جو آگ پر پکائی گئی ہو تو اس کو دوبارہ وضو کرنا ہوگا، جیسا کہ صحابہ کرامؓ کے ابتدائی دور میں بعض صحابہ جیسے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ اسی کے قائل تھے مگر صحابہ کرامؓ کے آخری دور سے آج تک اس بات پر اجماع ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، بالآخر یہ تفصیل تو ضمناً آ گئی تھی مجھے تو یہ عرض کرنا ہے کہ یہ حدیث قیاس کے خلاف ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ نے جب یہ حدیث بیان فرمائی تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ آپ یہ بتایئے کہ اگر آپ گرم پانی سے وضو کریں جس کو آگ پر گرم کیا گیا ہو تو کیا اس گرم پانی سے وضو کرنے کی وجہ سے آپ دوبارہ ٹھنڈے پانی سے وضو تجدید کریں گے، اس پر حضرت ابو ہریرہؓ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے، دیکھئے اس حدیث کو جو خلاف قیاس ہے اور راوی اس کے بقول مصنفؒ غیر فقیہ ہیں حضرت ابن عباسؓ نے قیاس کے ذریعہ رد کر دیا اور کوئی حدیث ذکر

صفوة الحواشي

شرح

اصول الشاشي

تالیف

حضرت مولانا عبد الغفار صاحب

استاذ الحدیث

جامعة العلوم الاسلامية الفريدية ای سیون اسلام آباد

ناشر: مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

صفوۃ الحواشی

شرح

اصول الشاشی

تالیف

حضرت مولانا عبد الغفار صاحب

استاذ الحدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ الفریدیۃ

ای سیون ــــــ اسلام آباد

ناشر: مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

فون: 14-2654813 - 2653178 -051

والقسم الثانی من الرواة هم المعروفون بالحفظ والعدالة دون الاجتهاد والفتویٰ کابی هریرة وانس بن مالک رضی الله عنهما فاذا صحت روایة مثلهما عندک فان وافق الخبر القیاس فلا خفاء فی لزوم العمل به وان خالفه کان العمل بالقیاس اولیٰ مثاله ما روی ابوهریرة الوضوء مما مسته النار فقال له ابن عباس رضی الله عنه ارأیت لو توضأت بماءٍ سخین اکنتَ تتوضأ منه فسکت وانما رده بالقیاس اذ لو کان عنده خبر لرواه۔

ترجمہ:- اور راویوں کی دوسری قسم وہ ہے جو حفظ اور عدالت کے ساتھ مشہور ہوں نہ کہ اجتہاد اور فتویٰ کے ساتھ جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ پس اگر ان جیسے راویوں کی روایت تیرے ہاں صحیح طور پر ثابت ہو جائے تو اگر وہ خبر قیاس کے موافق ہو تو اس پر عمل کے لازم ہونے کے حق میں کوئی خفاء نہیں ہے اور اگر وہ خبر قیاس کے مخالف ہو تو قیاس پر عمل کرنا اولیٰ ہے اس خبر کے اوپر عمل کرنے سے۔ اس کی مثال وہ حدیث ہے جس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ وضو واجب ہوتا ہے اس چیز (کے کھانے پینے) سے جس کو آگ نے چھوا ہو۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بتائیں کہ اگر آپ گرم پانی سے وضو کریں تو کیا آپ اس کی وجہ سے (پھر) وضو کریں گے پس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو قیاس سے رد کیا اس لئے کہ اگر ان کے پاس کوئی حدیث ہوتی تو وہ اس کو ضرور روایت کرتے۔

تشریح:- مصنف رحمہ اللہ نے اس عبارت میں عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کے راویوں کی دوسری قسم کو ذکر کیا ہے۔

دوسری قسم حدیث کے راوی ایسے صحابہ ہوں جو حفظ وعدالت کے ساتھ معروف اور مشہور ہوں لیکن فتویٰ اور اجتہاد کے ساتھ مشہور ومعروف نہ ہوں جیسے حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس بن مالک، اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم وغیرہ۔

مصنف رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام اس دوسری قسم میں ذکر کیا ہے لیکن درحقیقت حضرت ابو ہرہ رضی اللہ عنہ میں اجتہاد واستنباط کا ملکہ موجود تھا اگر چہ ان پر اکثار روایت کا غلبہ تھا۔ سب سے زیادہ روایات صحابہ میں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہیں۔ ان کے مجتہد ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ایک مجلس میں

وعلی ھذا ترک اصحابنا روایۃ ابی ھریرۃ فی مسألۃ المصراۃ بالقیاس ۔

ترجمہ:- اور اسی بنا پر ہمارے علماء نے مصراۃ کے مسئلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو قیاس کے ساتھ رد کر دیا ہے۔

تشریح:- مصنف رحمہ اللہ نے علامہ فخر الاسلام کے ذکر کردہ اصول پر ایک مسئلہ متفرع کیا ہے کہ غیر فقیہ صحابی کی روایت اگر قیاس کے مخالف ہو تو اس کو ترک کر دیا جائے گا اسی اصول کی وجہ سے ہمارے علماء نے مصراۃ کے مسئلہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو قیاس کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔

مصراۃ تصریہ سے ہے اس کا اصل معنی ہوتا ہے جمع کرنا کہا جاتا ہے صـرّیـت الماء میں نے پانی کو جمع کیا یہاں پر اس کا معنی جانور کے تھنوں میں دودھ کو جمع کرنا ہے۔

مسئلہ مصرات وہ ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " **لاتـصـروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد ذالک فهو بخير النظرين بعد ان يحلبها ان رضيها امسكها وان سخطها ردها وصاعا من تمر** " تم اونٹنی یا بکری کے تھنوں میں دودھ مت روکو پس جس آدمی نے ایسی اونٹنی یا بکری کو خریدا جس کے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا تھا، تو اس کو دودھ نکالنے کے بعد دو باتوں میں سے زیادہ بہتر بات کا اختیار ہوگا اگر خریدنے والے کو وہ بکری یا اونٹنی پسند ہے تو اس کو اپنے پاس روکے رکھے اور اگر اس کو پسند نہیں ہے تو وہ اس بکری یا اونٹنی کو واپس کرے اور ساتھ کھجور کا ایک صاع بھی واپس کرے۔

مصراۃ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا ہو جب کوئی دودھ والے جانور کو بیچنا چاہتا ہے تو وہ اس کے تھنوں میں دودھ کو روک لیتا ہے نکالتا نہیں تاکہ خریدار سمجھے کہ اس کا دودھ زیادہ ہے اور وہ زیادہ دودھ والا جانور سمجھ کر زیادہ قیمت کے ساتھ اسے خرید لے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے مصراۃ جانور خریدا اور اس کا دودھ نکالا تو اس وقت تو دودھ زیادہ نکلا لیکن اس کے بعد وہ جانور دودھ کم دینے لگا تو خریدار کو پتہ چلا کہ مجھے دھوکہ دیا گیا ہے اس صورت میں نبی علیہ السلام نے اس کو دو باتوں کا اختیار دیا ہے اگر اس کو وہ جانور پسند ہے تو وہ اپنے پاس روکے رکھے اور اگر جانور پسند نہیں ہے تو وہ اس جانور کو بھی واپس کرے اور اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع بھی واپس کرے۔